Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
September 18, 2025

Affirmation of Monotheism and Refutation of Shirk: A Research and Analytical Study of Polytheistic Beliefs in the Context of Haqqānī's Tafsīr and Bayān-ūl-Qurān

اثباتِ توحید اور ابطالِ شرک: تفسیرِ حقانی اور بیان القرآن کے تناظر میں مشرکانہ عقائد کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Dr.Hafiz.M.Mudassar Shafique
Assistant Professor, Faculty of Social Sciences
Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore
Email: Mudassar.shafique@superior.edu.pk

Muhammad Shoaib (Corresponding Author)
Teaching Assistant (Islamic Studies) University Community College
Govt. Collage University, Faisalabad
Email: shoaibgcuf202@gmail.com

Samra Sarwar
Visiting Lecturer University of Agriculture Faisalabad
Email: meharsafdar.sam786@gmail.com

Abstract
The concept of Tawhēd (Oneness of Allah) and the rejection of Shirk (polytheism) are central themes in Islamic theology. This research delves into the intellectual and scriptural arguments presented in the Qurān to establish Tawhēd and refute Shirk, with a particular focus on the interpretations provided by Allāma Haqānī and Maūlānā Ashraf Alī Thānvī in their respective tafsīrs, Tafsīr Haqānī and Baŷān ūl-Quraān. The study examines the false beliefs of the polytheists of Arabia, such as idol worship, the attribution of divine qualities to created beings, and the distortion of religious practices. The research highlights how the Qurān systematically dismantles these false beliefs through rational and textual evidence. It also explores the historical context of idol worship in Arabia, tracing its origins to figures like Amr ibn ē Lūhay, and how the Quranic revelations addressed these corrupt practices. The findings underscore the Qurān's emphasis on pure monotheism and its rejection of all forms of polytheism, providing a comprehensive framework for understanding Islamic theology.

Keywords: Tōwhēd (Oneness of Allah), Shirk (Polytheism), Tafsīr Haqānī, Baŷān ūl Qurān, Polytheists, Idol Worship, Distortion of Religion, Rational ,Arguments, Scriptural, Evidence

قرآن میں جہاں اور عقائد فاسدہ کا ذکر کیا گیا ہے وہیں مشرکین کے عقائد فاسدہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا میں نبی کے بھیجنے اور نبی پر کتاب نازل کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ دنیا میں جتنے بھی فسادان پا گئے ہیں ان سب کو منایا جائے۔ بے شمار انبیاء دنیا میں آتے رہے اور اصلاح فرماتے رہے ہر نبی نے اپنے زمانے کے مناسب ادام جاری کی۔ فرمائے حضرت ابراہیم نے اپنے عہد کے مناسب نماز روزہ کے احکام سکھائے توحید کو رواج دیا بت پرستی کی بہتقرآن میں جہاں جہاں توحید کے اثبات کا ذکر ملتا ہے وہیں ساتھ ساتھ مشرکین کے عقید و شرک کا اول بھی ساتھ ماتا ہے۔

چنانچہ علامہ حقانی اور بیان القرآن کے مصنف مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی ان کے عقائد فاسدہ کو اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

عرب میں بت پرستی کب اور کیسے شروع ہوئی:

علامہ حقانی مقدمے میں فرماتے ہیں کہ عرب میں بت پرستی عمرو بن لحہ کی وجہ سے رواج پائی جو نبی محترم سے تخمینا تین سو برس پیشتر تھا۔ پس جس طرح اہل ہند کے ہاں کرشن وغیرہ اکابر کی تصاویر مندروں میں دھری گئیں اور ان کی پوجا شروع ہوئی اسی طرح عرب میں بنی کلب نے ود کا بت بنایا اور ہذیل نے سواع کا اور مذحج نے یغوث کا اور ہمدان نے یعوق اور قوم حمیر نے سبا میں نسر کے نام کا بت بنا کے پوجا اور میں پانچوں بت قوم نوح میں بھی تھے۔[1] اسی طرح عرب میں بت پرستی کی ابتداء کے بارے میں علامہ حقانی کی تائید ابن ہشام بھی کرتے ہیں۔ عرب میں بت پرستی کا آغاز اس طرح ہوا کہ حضرت اسماعیل کی اولاد اپنے باپ دادا کے دین پر قائم رہی کہ عمرو بن لحہ نے شرک کا آغاز کیا اور ان کے لیے بت بنائے اس نے حام، سائبہ، بحیرہ اور اس کی طرح دوسری بیزیں ایجاد کر کے ان کی پرستش لازم قرار دے دی۔[2]"اس سے پتہ چلا کہ شرک کی ابتداء قبر پرستی اور بت پرستی سے ہوئی۔ علامہ حقانی کی اس بات کی تائید صحیح بخاری میں ابن عباس کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

صارت الاوثان التي كانت قوم نوح فى العرب بعدا ماودا كانت لكلب بدومة الجندل و اما سواع كانت لهذيل و اما يغوث فكانت المراد ثم لبنى غطيف بالجوف عند سبا واما يعوق فكانت لهمدان، وامانسر : فكانت العمير لال في الكلاع اسماء رجال صالحين من قوم نوح فلما هلكوا أوحى الشيطان الى قومهم: أن انصبع اال مجالسهم التي كانوا يجلسون انصابا وسموها با سمائهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا ملك ا وليلك و تنتسح العلم عبدت[3]

[1] عبدالحق حقانی، تفسیر فتح المنان، (مقدمہ) لاہور: الفیصل ناشران، 112/1

[2] ابن ہشام، السیرہ النبویہ، بیروت: داراحیاء التراث، 111/1، 1995

[3] محمد بن اسماعیل بخاری، امام، الصحیح البخاری، دارالسلام، للنشر والتواضیع، 1873/4، 1999ء

جو بت نوح کی قوم میں پوجے جاتے تھے بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے تھے ود دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بت تھا۔ سواع بنی ہذیل کا تھا۔ یغوث بنی مراد کا تھااور مراد کی شاخ بنی غطیف کا جو وادی جوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے۔ یعوق بنی ہمدان کا بت تھا نسر حمیر کا بت تھا جو ذی الکلاء کے آل میں تھے۔ یہ پانچوں نوح کی قوم کے صالح افراد کے نام تھے جب ان کی وفات ہو گئی تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں ڈالا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے بت نصب کر لیں اور ان بتوں کے نام اپنے صالح افراد کے نام پر رکھ لیں چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا اس وقت ان بتوں کی عبادت نہیں ہوئی لیکن جب وہ لوگ بھی مر گئے جنہوں نے بت نصب کیے تھے اور صورت حال کا علم لوگوں کو نہ رہا تو ان کی عبادت ہونے لگی۔ قرآن عقیدہ شرک کو یوں باطل کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ لا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءِ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ - "[4]

اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالی کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔ مردے ہیں زندہ نہیں انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

علامہ حقانی صاحب نے جیسا کہ شروع میں بتایا تھا کہ انہوں نے تفسیر لکھتے وقت تفسیر کبیر اور جلالین کو مد نظر رکھا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں بھی وہ تفسیر کبیر اور جلالین کی عبارت کو تائید کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں جمہور مفسرین کے نزدیک ان سے مراد بت ہیں تائید کے لیے تفسیر جلالین کے الفاظ یوں ہیں

وهم الاصنام[5]

تفسیر کبیر سے اس جملے کی یوں تائید ہوئی۔

فاعلم انه تعالى وصف بعلوم الاصنام بصفات كثيرة --------- الخ[6]

پھر مولانا نے ان دونوں آیتوں کے مختلف حصوں کو الگ الگ کر کے ایک حصے میں بتوں کی قدرت کو دوسرے میں زندگی کو تیسرے میں بتوں کی علم ودانائی کو باطل کیا۔

لا يخلقون شيا وهم يخلقون

[4] القرآن::20,2116

[5] جلال الدین سوطی، امام، تفسیر جلالین، ص 277

[6] فخر الدین رازی، امام، تفسیر کبیر، بیروت، دار لفکر للطباعہ، 13/10،

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

وہ کوئی چیز بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں سنگ تراش کو گھڑ گھڑ کر بناتے ہیں۔

1۔اس میں بتوں کی قدرت کو باطل کیا۔

2۔اموات پر احیاء: بے جان ہیں حس و حرکت بھی نہیں۔

اس میں زندگی کا بطلان کیا۔

وما يشعرون

انہیں جو ضروری بات ہے وہ بھی معلوم نہیں کہ انسان مر کر کب زندہ ہوں گے۔ اس میں ان کے علم و دانائی کا ابطال ہے۔ پھر جب یہ تینوں باتیں نہیں تو ان کی خدائی کیسی اور ان کی عبادت لغو اور بے فائدہ ہے۔[7]

صاحب بیان القرآن اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خالق اور غیر خالق مساوی نہیں تو یہ معبودین کیسے مستحق عبادت ہو سکتے ہیں اور وہ معبودین بے جان ہیں خواہ روانا جیسے بت یا فی الحال جیسے مر چکے پانی المال جو مریں گے مثلا فرشتے اور جن اور عیسی علیہ السلام و غیر ھم[8] مشرکین کے جھوٹے خداوں کے رد سے متعلق اسی طرح مزید قرآن میں اللہ فرماتا ہے

اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْض وما بينهما فِي سنة أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّن دُونِهِ مِن ولي ولا شفيع أفلا تتذكرون[9]

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا۔ تمہارے لئے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں۔ کیا تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

اس آیت کا حصہ مالکم من دونہ من ولي ولا شفیع کے بارے میں علامہ حقانی فرماتے ہیں

کہ اس میں مشرکین کے جھوٹے خداؤں کا رد ہے۔

فرماتے ہیں کہ اس میں اس بات کا بھی رد ہے کہ جن کو تم اس کا شریک سمجھ رہے ہو وہ خدا تو کیا اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش بھی نہیں کر سکتے نہ کر کے حامی و مددگار بن سکتے ہیں جس خیال سے کہ مشرکین غیر اللہ کو اس کا شریک آگے علامہ حقانی نے یہ بات بھی کھول کر بیان کر دی ہے کہ اس

[7] اشرف علی تھانوی مولانا، بیان القرآن، 39/6

[8] ایضاً

[9] القرآن: 4:32

آیت میں جس طرح اس کی اجازت کے بغیر اوروں کی ولایت وشفاعت کی نفی ہے اسی طرح اس کی طرف سے حمایت دشفاعت کا ثبوت ہے اس میں بت پرستوں کی جہالت بھی بیان کی گئی ہے وہ جو یہ اقرار کر کے کہ خدا کے سواء کوئی خالق نہیں یہ سمجھتے ہیں کہ جھوٹے خدا ان کی سفارش کریں گے۔[10]

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَالاً يَضُرُّهُمْ وَلا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لا يعلم فِي السَّماوات ولا فِي الأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ[11]

اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالی کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مولانا صاحب نے آسان طریقہ اختیار کیا ہے وہ اس طرح کہ آیت کے جس حصہ میں ان کا باطل عقیدہ بیان کیا گیا ہے اس حصہ کو الگ نقل کرتے ہیں اور پھر جس حصہ میں ان کا جواب دیا گیا ہے اس کو نقل کرتے ہیں ساتھ ہی مختصر طور پر مشرکین کے عقیدہ شفاعت کی تردید بھی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ لکھتے ہیں کہ

هَؤُلَا شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللهِ

یہ ہمارے لیے اللہ کے ہاں سفارشی ہیں۔

مولانا نے فرمایا کہ اس حصہ میں باطل عقیدے کا ذکر کیا اللہ نے اگلے حصے

قُلْ اتنبونَ الله -

اللہ نے ان کو جواب دیا ہے کہ جب اللہ ہی کے علم میں ایسے سفارشیوں کا کہیں وجود نہیں تو پھر تم کہاں سے انہیں خدا کے سفارشی کہہ رہے ہو سُبحانہ یہ سب تمہارے خیالات فاسدہ ہیں تمام مشرکین یہ الزام لگایا کرتے تھے کہ یہ پرانا دستور ہے۔ آگے مولانا صاحب نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا

وما كان الناس إلا أمة واحدة[12]

کہ اس آیت میں ان کو جواب دیا گیا ہے کہ تمہارا یہ کہنا غلط ہے اس لیے آدم سے پہلے سب اپنی فطرت کے موافق ایک ہی امت یعنی موحد اور خدا پرست تھے یہ تو بعد میں آنے والوں نے فطرت الٰہیہ میں اختلاف کر کے بت پرستی اور گمراہی نکالی ہے۔ جن کی تم مورتیں پوجتے ہو انہیں کو دیکھو کہ وہ اکثر موحد اور خدا پرست تھے نہ وہ کسی کو پوجتے تھے نہ کسی قبر پر سجدہ کرتے تھے نہ نذر و نیاز کر کے منتیں مانگتے تھے۔[13]

---

[10] عبدالحق حقانی، تفسیر فتح المنان، 393/2

[11] القرآن: 18:10

[12] القرآن: 11:10

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

ما لا يضرهم ولا ينفعهم

بیان القرآن میں (فائدے) کے تحت فرماتے ہیں کہ عدم ضرر وعدم نفع اگر حقیقۃ لیا جاوے تو سب معبودات غیر اللہ احیا و اموات کو شامل ہے اور اگر صورۃ لیا جاوے جب بھی اموات یعنی اصنام وغیرہ کو شامل ہے جنکو اہل مکہ معبود سمجھتے تھے اور ان کا یہ کہنا کہ یہ ہمارے شفیع ہیں اور شفیع مستحق عبادت ہوتا ہے اسکے دو جواب ہیں۔

ایک ابطال صغری سے۔

دوسرا ابطال کبری سے۔

قُل اتنبئونَ اللہ میں دونوں کی طرف اشارہ یعنی اولا وہ شفیع نہیں پھر شفیع کے لیے معبود ہونا لازم نہیں۔ غرض معبودیت غیر اللہ کا اعتقاد خواہ بالذات ہو یا بالعرض شرک ہے اور ان کو جو سفارشی مانتے تھے دنیا میں تو تحقیقا اور آخرت میں فرضا کیونکہ وہ آخرت کے قائل نہ تھے۔

سورہ انبیاء آیت ۲۲ میں اس طرح یہ مضمون ذکر ہے۔

لو كان فيهما الهه إلا الله لَفَسَدَنَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ [14]

اس کی تفسیر میں علامہ حقانی نے دوسرے گمراہ فرقوں کے خیالات باطلہ کا رد کرنے کے علاوہ مشرکین کا بھی رد کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ خود وہ زمین کی چیزوں سے پتھر پیتل تانبے سونے چاندی کے آپ ہی بت بنا کر کھڑے کرتے اور پھر ان کو پوجتے ہیں۔

أم اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ هذَا ذِكْرُ مَن مَّعِيَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِي بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُمْ مُعْرِضُونَ . [15]

کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں ان سے کہہ دو لاؤ اپنی دلیل پیش کرو یہ ہے میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے اگلوں کی دلیل۔

بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اسی وجہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

پھر تہدید و توبیخ کے لیے اس جملے کو نقل فرماتا ہے۔

ام اتخذوا

پھر اس بات کو دو طرح سے باطل کرتا ہے۔

---

[13] اشرف علی تھانوی، مولانا، بیان القرآن، 8/5

[14] القرآن: 22:21

[15] القرآن: 24:21

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

اقل هاتوا برهانكم

اس پر کوئی سند پیش کرو۔یعنی دلیل عقلی مانگی ہے۔

هٰذَا ذِكْرُ مَن مَّعِيَ وَذِكْرُ

یعنی اگر تمہارے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں تو نقلی دلیل ہی لے آؤ۔اس میں دلیل نقلی مانگی

یہ مشرکین جو شرک کرتے ہیں وہ سب بے اصل بے سند ہے نہ ان کے پاس اس کا کوئی جواز ہے نہ دلیل عقلی ہے نہ ہی نقلی ہے۔[16] اس بات کی تائید تفسیر ماجدی میں بھی ملتی ہے۔[17]

علامہ صاحب فرماتے ہیں۔

یعنی نظریہ شرک پر کوئی دلیل نہ تو عقل سے ملتی ہے نہ نقل سے نہ کوئی الہامی ثبوت نہ کوئی علمی و تجربی شہادت۔۔۔۔۔۔۔[18]

سورہ القمان آیت 11 میں عقیدہ شرک کا رد کیا ہے اور اس آیت کو رد شرک پر ایک عمدہ دلیل قرار دیا فرماتے ہیں:

هذا خلق الله فأروني ماذا خلق الذين من دونه بل الظالمون في ظلال مبين - [19]

یہ ہے اللہ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ (کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں

فرماتے ہیں کہ پتہ ہونے کے باوجود کم بخت بدنصیب صریح گمراہی میں مبتلا ہیں جو کسی اور کو اس کا شریک کرتے ہیں۔آگے مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ رد شرک کے لیے کیا عمدہ برہان ہے جس کو حکیم سے لے کر جاہل تک برابر سمجھ سکتا ہے۔[20] سورہ زمر آیت ۳ میں بھی مشرکین کے اس فاسد عقیدہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس طرح کہ

الا لله الَّذِينَ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا تَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ أَلْقَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ لهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ .[21]

خبردار اللہ ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیا، بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبے تک ہماری رسائی کرادیں۔

---

[16] تفسیر حقانی:118/3

[17] عبدالماجد دریا آبادی، مولانا، تفسیر ماجدی، لاہور: احمد پرنٹنگ پریس، ص:1050

[18] تفسیر حقانی:377/3

[19] القرآن:11:31

[20] تفسیر حقانی:377/3

[21] القرآن:3:39

یہ لوگ جس کے بارے میں اختلاف کررہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ (خود) کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالی راہ نہیں دکھاتا۔ فرماتے ہیں کہ اخلاص کی عبادت کا مستحق بھی اللہ ہی ہے مگر مشرک جو ہیں انہوں نے اور بھی معبود بنا رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں

اما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى۔۔۔ الخ

ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کے نزدیک ہمارا مرتبہ پیدا کردیں گے یعنی ان کو وسیلہ حاجات سمجھتے ہیں۔ مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ آگے اس آیت کے حصہ،

إن الله يحكم بينهم فِي ما هُمْ فِيهِ يُخْتَلِفُونَ میں۔

ان کے اس فاسد عقیدے کا رد کیا گیا ہے یعنی ان کا یہ کہنا غلط ہے۔ [22]

مزید اسی سورت کی اگلی آیت میں اللہ فرماتا ہے

لَّوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّأَصْطَفَى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحَانَهُ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ -[23]

اگر اللہ تعالی کا ارادہ اولاد ہی کا ہوتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا۔ (لیکن) وہ تو پاک ہے، وہ وہی اللہ تعالیٰ ہے یگانہ اور قوت والا۔

اس پہلو میں بھی مشرکین کے عقیدہ شرک کا ابطال کیا گیا ہے، لو اراد اللہ ان آیات میں خدا تعالی اس زلفی کا رد کرتا ہے۔ کفار و مشرکین جو غیر اللہ کو پوجتے تھے تو ان کو وسیلہ جانتے تھے اور وجہ وسیلہ ہونے کی یہ کہتے تھے کہ یہ ہمارے معبود خدا کے بیٹے ہیں اور باپ بیٹے میں بڑا رابطہ ہوتا ہے بیٹا باپ سے کہہ کر ہماری حاجتیں روا کروا دیتا ہے۔[24] مشرکین کا یہ کہنا کہ بتوں کی پرستش ہم ان کو خدا سمجھ کر نہیں بلکہ اپنے سفارشی سمجھ کر عبادت کرتے ہیں اس کا ذکر بھی سورہ زمر کی آیت 43 میں موجود ہے۔

ام تخذو من دون الله شفاء قُلْ أولو كانوا لا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلا يَعْقِلُونَ *[25]

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو) سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجیئے کہ گو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں۔

اس کی تفسیر میں بھی مشرکین کے عقیدہ شفاعت کی تردید کی ہے۔ اور آیت کی تفسیر میں یہ واضح کیا ہے کہ اس میں مشرکین کے بتوں اور دوسرے جن کو وہ یہ سمجھ کر پوجتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن ان کے لیے سفارش کرینگے تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ ابھی تو یہ بہت بے حسی آدبے حرکت و بے عقل ہیں۔ اگر سیائی روح ہوں تو بھی ان کے بس میں کچھ نہیں ہر قسم کی شفاعت حمایت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔[26]

---

[22] تفسیر حقانی: 556/3
[23] القرآن: 4:39
[24] تفسیر حقانی: 557/3
[25] القرآن: 43:39

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
September 18, 2025

مشرکین کے عقیدہ تشبیہ کا رد:

جہاں مشرکین کے دوسرے عقائد فاسدہ کا وجود ملتا ہے وہیں ہمیں ان کے عقیدہ و فاسد تشبیہ کا رو بھی ماتا ہے۔ مشرکین اللہ کی ذات میں بھی انسانی صفات کے قائل تھے جیسا کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے۔

شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ تشبیہ کے معنی ہیں کہ انسانی صفات کو اللہ کی طرف منسوب کر دیا جائے مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ تعالی کی بیٹیاں ہیں اس کے علاوہ اللہ تعالی اگر خود بھی پسند کرتا ہو جب بھی وہ اپنے خاص بندوں کی سفارش گنہگاروں کے حق میں قبول کر لیتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ تعالی کے علم سمع اور بصر کی حقیقت سمجھنے سے قاصر رہے اور اسے اپنا ہی جیسا سمجھ کر خدا کے لیے جسم بھی تجویز کر لیتے اور اس جسم کے قیام کے لیے ایک مخصوص مقام بھی سمجھتے تھے۔[27]

اسی عقیدے کو جہاں اور مفسرین حضرات نے اپنی اپنی تفاسیر میں بیان کیا ہے وہیں امام حقانی و علامہ بیان القرآن نے بھی بیان کیا ہے جو کہ مختصر درج ذیل ہے۔ علامہ حقانی نے سورہ صافات کی آیت ۱۴۹تا۱۵۹ میں بیان کیا ہے

فاستفتهم الربک البناتُ وَلَهُمُ الْبَنُون أَمْ خَلَقْنَا الْمَلائِكَة إناثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ أَلَا إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ولد الله وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ مَالَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ أَفَلا تَذَكَّرُونَ أَمْ لَكُمْ سلطان مبين فأتوا بكتابكم إن كنتم صادقين وجعلوا بينه وبين الجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لمخضرونَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ - [28]

ان سے دریافت کیجئے! کیا آپ کے رب کی تو بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے ہیں؟ یا یہ اس وقت موجود تھے جب کہ ہم فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا۔ آگاہ رہو! کہ یہ لوگ صرف اپنی افترا پروری سے کہہ رہی ہیں۔ اللہ تعالی کی اولاد ہے۔ یقیناً یہ محض جھوٹے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے حکم لگاتے پھرتے ہو؟ کیا تم اس قدر بھی نہیں سمجھتے؟ یا تمہارے پاس اس کی صاف دلیل ہے۔ تو جاؤ اگر سچے ہو تو اپنی ہی کتاب لے آؤ۔ اور ان لوگوں نے تو اللہ کے اور جنات کے درمیان قرابت داری ٹھہرائی ہے، اور حالانکہ خود جنات کو معلوم ہے کہ وہ (اس عقیدے کے لوگ عذاب کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ جو کچھ یہ (اللہ کے بارے میں) بیان کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالی بالکل پاک ہے۔

---

[26] تفسیر حقانی:557/3

[27] شاہ ولی اللہ،امام،الفوز الکبیر،لاہور:الفیصل ناشران،ص:22،21

[28] القرآ:37::149تا159

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

کی تفسیر میں مشرکین کے اس فاسد خیال کارد کیاہےاوراس کی تائیدابن عباس سے منقول ایک روایت سے استدلال کیاہےاور یہ ثابت کیاہے کہ ان کا یہ فاسد عقیدہ کسی حسی اور کسی عقلی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ الرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ

ضحاک کہتے ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ عرب خصوصاقریش کے چند قبائل سلیم، خزاعہ، جہینہ، فرشتوں کو خداتعالی کی بیٹیاں سمجھ کران سے مدد مانگتے تھے اوران کے نام کے بت بناکرپرستش کرتے تھے اللہ ان کے رد میں فرماتاہے کہ ان سے یہ توپوچھو کہ بیٹیوں کاہونا تم پسند نہیں کرتے ہو بیٹوں کے مقابلے میں پھر خدا کیوں پسند کرنے لگا؟[29]

أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةُ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ

اس کے بارے میں مولاناصاحب فرماتے ہیں کہ انکا یہ فاسد عقیدہ کسی بھی دلیل سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔

أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ -

کے بارے میں علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس میں ان سے ان کے عقیدے کے مطابق دلیل عقلی مانگی گئی ہے جب ان کاعقیدہ دلیل عقلی سے بھی ثابت نہیں ہے توان کے عقیدے کافاسد ہونا معلوم ہوگیااوراس کی تردید کردی گئی۔صاحب بیان القرآن فرماتے ہیں کہ ان آیات میں ابطال شرک ہے۔وہ اس طرح کہ جو نعوذ باللہ ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں اور سرداران جن کی بیٹیوں کوان فرشتوں کی۔قرار دیتے ہیں جس سے فرشتوں سے علاقہ نسب اور جنات سے علاقہ زوجیت ومصاہرت لازم آتاہے۔صاحب بیان القرآن فرماتے ہیں کہ ان آیات میں ۳ قبح ہیں۔

ایک قبح: تو یہ ہے کہ اپنے لیے بیٹےاور خدا کے لیے بیٹیاں کیسے تجویز کرتے ہو یہ قبح عرف سے بھی ثابت ہے۔

دوسراقبح: یہ ہے کہ بغیر دلیل کے فرشتوں پرانوشت کی تہمت لگاتے ہیں کیونکہ مشاہدہ کے علاوہ یاتو دلیل عقلی ہو یادلیل نقلی یہاں دونوں نہیں پائے جاتے تومشاہدہ ہوناچاہیے۔

تیسراقبح: اس عقیدہ میں یہ ہواکہ اولاد کی نسبت حق تعالی کی طرف لازم آتی ہے۔

اوران تینوں قبحوں میں قبح اول کاقبح عرف سے بھی اور قبح ثانی کاقبح نقل سے اور قبح ثالث کاقبح عقل سے ثابت ہے۔اور جہالا پر قبح عرفی کالزوم زیادہ حجت ہوتاہے۔[30]

[29] تفسیر حقانی:530/3

سورۃ زخرف آیت ۱۶تا۲۳ میں بھی مشرکین کی اس قباحت کو دلیلوں کے ذریعے غلط ثابت کیا ہے۔

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَاثًا أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ مَّا لَهُم بِذَلِكَ مِنْ علم إِنْ هُم إِلا يَخْرُصُونَ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِم مُهْتَدُونَ وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ *[31]

کیااللہ تعالی نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں تو خود رکھ لیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا۔(حالانکہ)ان میں سے کسی کو جب اس چیز کو خبر دی جائے جس کی مثال اس نے (اللہ) رحمن کے لئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غمگیں ہو جاتا ہے۔ کیا(اللہ کی اولاد لڑکیاں ہیں) جو زیورات میں پلیں اور جھگڑے میں (اپنی بات)واضح نہ کر سکیں ؟اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمن کے عبادت گزار ہیں عورتیں قرار دے لیا۔ کیاان کی پیدائش کے موقع پر یہ موجود تھے ؟ان کی یہ گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے (اس چیز کی) باز پرس کی جائے گی اور کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے انہیں اس کی کچھ خبر نہیں یہ صرف انکل پچھو (جھوٹ باتیں) کہتے ہیں۔ کیا ہم انہیں اس سے پہلے کوئی (اور) کتاب دی ہے جسے یہ مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔(نہیں نہیں) بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک مذہب پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل کر راہ یافتہ ہیں۔اسی طرح آپ سے پہلے بھی ہم نے جس بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا۔ وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو (ایک راہ پر اور)ایک دین پر پایا اور ہم تو انہی کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں۔

ان آیات میں ان کے عقیدہ تشبیہ کا رد کیا گیا ہے۔ مولانا صاحب نے اس موقع پر فرشتوں کو اللہ تبارک وتعالی کی بیٹیاں قرار دینے کی خدمت کا عنوان قائم کیا ہے۔ یہاں مولانا صاحب نے یہ طریقہ اپنایا ہے کہ پہلے آیت کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں پھر آگے آیت سے اس کی مکمل وضاحت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ آیت کے اس حصے میں ان کی اس بات کا جواب ہے۔ مولانا صاحب نے پہلے اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ کی مختصر تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا یہ کہنا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یہ غلط ہے گویا کہ ان کے اس خیال کا ابطال ہے۔

---

[30] بیان القرآن:134/9

[31] القرآن:16:43

اس کے بعد اگلی آیت واذابشر اُحدھمکو نقل کرتے ہوئے ان کے عقیدہ تشبیہ کا رد کیا ہے کہ جس چیز کی خبر پر تمہارے دل گھٹ جاتے ہیں جس کو برا سمجھتے ہو اس کو اللہ کے لیے قرار دے دیتے ہو۔

أَوَمَن يُنْشَأُ فِي الْحِلْيَةِ

کے تحت ان کے عقیدے کا رد کرتے ہوئے ایک اور مسئلہ بھی اخذ کیا ہے وہ اس طرح کہ لڑکیوں کی تربیت میں زیور و آرائش ہے جو مردانگی کے خلاف ہے۔اس کے تحت فرماتے ہیں کہ یہاں سے ثابت ہوا کہ زمانہ تجمل و آرائش مذموم ہے۔اس کے بعد ایک اور دلیل سے ان کو رد کرتا ہے۔

وَجَعَلُوا الْمَليكة الدين ---- الح

فرشتے اللہ کے بندے ہیں ان کو انہوں نے عورت بنا دیا جو ان کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں

وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ

مشرکین کہتے کہ اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم ان معبودوں کہ نہ پوجتے اس سے ثابت ہوا کہ یہ اس کی مرضی کے موافق ہے۔

مَا لَهُمْ بِذلِكَ مِنْ عِلْمٍ

اس آیت میں ان کے اس جاہلانہ خیال کا جواب دیا گیا ہے اور اس وہم و خیال کو محض اٹکل کہا گیا ہے۔[32] صاحب بیان القرآن نے اس اس موقع پر بھی ان ہی تین قباحتوں کا ذکر کیا ہے جن کا ذکر سورہ صفت کی آیات میں ہو چکا ہے جیسا کہ صاحب بیان القرآن کی عادت ہے کہ ایک بات کو وہ دوسری جگہ نہیں ذکر کرتے بلکہ پہلے ذکر کیے ہوئے کا حوالہ دے دیتے ہیں یہاں بھی انہوں نے یہی فرمایا ہے کہ ان کی پوری تقریر سورہ صفت کے اخیر رکوع میں گزر چکی ہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۰ میں بھی کچھ ایسا ہی بیان کیا گیا ہے

أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُم بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ۔ [33]

کیا بیٹوں کے لئے تو اللہ نے تمہیں چھانٹ لیا اور خود اپنے لئے فرشتوں کو لڑکیاں بنالیں؟

اس آیت کی تفسیر میں مولانا اشرف علی تھانوی ان کے اس عقیدے کا رد کرتے ہیں اور توحید کے انکار کی وجہ ذکر کرتے ہیں۔اللہ کی نسبت دو نقص ان کے عقیدے کے مطابق ثابت ہونا بیان کرتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ ان مشرکین نے دو نقص اللہ کی طرف منسوب کیے۔ایک تو اس طرح کہ اللہ کے لیے

[32] تفسیر حقانی:665/3

[33] القرآن:40/17

اولاد قرار دی۔دوسرا اس طرح کہ اولاد بھی وہ جو اپنے لیے نکارہ سمجھی جاوے آگے فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے اللہ کی طرف نقص منسوب کیے تو توحید کا انکار ہوا۔[34]

عقیدہ تحریف:

مشرکین کے عقیدہ فاسدہ تحریف کا رد تفسیر:

مشرکین میں جہاں اور خرابیاں پائی جاتی تھیں وہاں ان میں ایک خرابی تحریف کی بھی تھی تحریف کا معنی رو و بدل کر دینا۔چونکہ شروع سے حضرت ابراہیم کی اولاد اپنے دین پر قائم تھی بت پرستی کا رواج نہ تھا بعد میں آنے والوں نے اس میں اپنے ہاتھوں سے بت تراش کر بت پرستی شروع کر دی اس طرح اپنے ذہنوں سے دین میں رڈو بدل شروع کر دیا۔جس طرح امام حقانی نے بت پرستی کے آغاز کے بارے میں اپنے مقدمے میں بتایا کہ بت پرستی کا آغاز عمرو بن لحہ نے کیا اس طرح اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے جو الفوز الکبیر میں شاہ ولی اللہ نے اس عقیدہ تحریف کے بارے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم کی اولاد مدتوں اپنے دین پر رہی یہاں تک کہ ان میں عمرو بن لحی پیدا ہوا۔جس نے مختلف طرح کے بت تراشے اور دین میں بتوں کی پرستش بھی شامل کر دی۔ان کے لیے بحیرہ، سائبہ، حام اور تیروں کے ذریعے قرعہ اندازی کا طریقہ ایجاد کیا۔یہ حادثہ حضور صلی تعلیم کے تین سو سال پہلے پیش آیا۔مشرکین ان تمام امور کے لیے اپنے آباؤ اجداد کے آثار کو دلیل کے لیے پیش کرتے تھے۔[35]

اس کے علاوہ بھی انہوں بہت سے جزوی احکام بھی اپنی طرف سے گھڑ لیے تھے۔مثلاً ننگے ہو کر طواف کرنا۔نماز کی بجائے سیٹیاں بجانا۔تالیاں بجانا۔جنگ کرتے کرتے اشہر الحرم میں سے کوئی شہر حرام آجاتا تو وہ مینوں کو محض اپنے خیال سے آگے پیچھے کر لیتے اور کہتے کہ اب یہ مہینہ دو مہینے تک چلے گا۔ان کی اس تحریف کو تفسیر حقانی و بیان القرآن میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔جس کا ذکر سورہ انعام آیت نمبر ۱۳۸ میں ہے

وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لا يَطْعَمُهَا إِلا مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لايَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءُ عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ [36]

[34] بیان القرآن:134/9

[35] شاہ ولی اللہ، امام، الفوز الکبیر، ص15

[36] القرآن:138:6

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

اور وہ اپنے خیال پر یہ بھی کہتے ہیں یہ کچھ مویشی اور کھیت ہیں جن کا استعمال ہر شخص کو جائز نہیں ان کو کوئی نہیں کھا سکتا سوائے ان کے جن کو ہم چاہیں اور مویشی ہیں جن پر سواری یا بار برداری حرام کر دی گئی اور کچھ مویشی ہیں جن پر یہ لوگ اللہ تعالی کا نام نہیں محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر۔ ابھی اللہ تعالی ان کو ان کے افترا کی سزا دیئے دیتا ہے۔

علامہ حقانی صاحب فرماتے ہیں کہ مکروہ فعل شیطان نے ان کی آنکھوں میں خوشنما بنا کر پیش کر دیا۔ دور جدید پر بھی بات کرتے ہیں علامہ صاحب کی جیسی عادت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مشرکین نے جو تحریف کر لی تھی ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اپنی کھیتی اور مویشیوں کو بتوں کے نام پر چڑھاتے تھے۔ (جیسا کہ ہندوستان میں چڑھاوا چڑھتا ہے) اس آیت میں ان کے شرکیہ افعال کو بیان کیا ہے اس کے بعد آیت کے آخری حصے کے بارے میں لکھا ہے کہ اس جملے میں ان کے اس فعل کا رد ہے۔ فرماتے ہیں ان بیہودہ ڈھکوسلوں کے رد میں فرماتا ہے " سیجزیھم وصفھم کہ ان کے وصف یعنی اللہ پر جھوٹ باندھنے کی اللہ ان کو عنقریب سزا دے گا۔[37]

مولانا اشرف علی تھانوی بھی یہی فرماتے ہیں کہ اس میں ان کے فاسد عقیدے کا رد کیا گیا ہے اشیاء اللہ کی پیدا کردہ ہیں اللہ کے سواء کسی کے اختیار میں نہیں کہ وہ ان پر تحلیل و تحریم کا حکم لگا سکیں چنانچہ فرماتے ہیں۔ کہ حرث اور انعام میں تحلیل و تحریم کے ساتھ تصرف کرانے کا اختراع مع رد کے مذکور ہے حاصل یہ ہے کہ یہ انعام اور اشیاء اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں پس جس طرح اللہ کے سواء کسی کے لیے یہ حق نہیں کہ ان اشیاء کو تعبداً اس کے نامزد کیا جاوے جیسا مشرکین کرتے تھے اس طرح تحلیل و تحریم کا اختیار بھی اللہ کے سوا دوسروں کو حاصل نہیں ہوگا ان اشیاء سے اگلا مر تفع ہونے کو حلال فرمایا ہے اس حرمت بغیر تحریف ممکن نہیں اور تمہاری جانب سے تحریم شرعاً غیر ممکن ہے اور اللہ کی طرف سے غیر واقع ہے ورنہ دلیل لاو، پس حرمت منتفی ہے۔[38]

اللہ نے سورۃ نحل آیت ۱۲۰ مین فرمایا

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ - [39]

بیشک ابراہیم پیشوا اور اللہ تعالی کے فرمانبردار اور ایک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

---

[37] تفسیر حقانی، 280/2
[38] بیان القرآن: 67/2:
[39] القرآن: 120:16

علامہ حقانی فرماتے ہیں کہ سورہ نحل کی اس آیت میں مشرکین جوبت پرستی کے قائل تھے اوران میں دوسرے خیالات فاسدہ بھی تھے ان کے بطلان کے لیے یہ آیت نازل ہوئی حالانکہ وہ حضرت ابراہیم کے قائل تھے اوران کے طریقے کو اچھی طرح جانتے تھے۔[40]

صاحب بیان القرآن کا طریقہ :

چونکہ جو چیز یا جو شخص انسان کو زیادہ محبوب ہو جس کی طرف انسان کا میلان زیادہ ہو اس کی بات کو انسان خاموشی سے مان لیتا ہے اور اس کی بات کو ماننے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ یہاں بھی صاحب بیان القرآن ان مشرکین کو یہی یاد دلا رہے ہیں کہ تمہیں تو ابراہیم بڑے پسند ہیں تم اپنے آپکو ان کے دین پر قائم ہونا بتاتے ہو پھر یہ تو بتاؤ کہ یہ حلال و حرام کا عقیدہ ابراہیم نے کب سے اپنایا ہے؟ چنانچہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم جن کو تم بھی مانتے ہو بڑے مقتدیٰ یعنی اولوالعزم امت عظیمہ کے متبوع تھے اور اللہ کے فرمانبردار تھے اپنی ہوائے نفسانی سے کوئی عقیدہ یا عمل نہ کرتے تھے پھر تحلیل حرام تحریم حلال میں بغیر دلیل کے اپنی ہوائے نفسانی کی پیروی کیوں کرتے ہو[41]

سورۃ مریم کی آیت ۴۱ اللہ فرماتا ہے

وأذكر في الكتاب إبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كان صديقا لبيا -[42]

اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کرو بیشک وہ ایک نبی صادق تھے۔

اسی عقیدہ تحریف کا رد اس آیت میں بھی ملتا ہے جیسا کہ مشرکین ہی کیا دورِ جدید میں گمراہ لوگ اپنے آباؤاجداد کی تقلید کو کسی صورت بھی چھوڑنا گوارا نہیں کرتے اس طرح مشرکین بھی تھے اس آیت میں ان ہی کا نقشہ علامہ حقانی نے یوں کھینچا ہے۔

فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ابراہیم کے تذکرہ سے عرب کے مشرکوں کو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ تم جو باپ دادا کی تقلید کر کے بت پرستی کرتے ہو ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ابراہیم کہ جس کو تم بھی بزرگ مانتے ہو انہوں نے باپ کا کہنا نہ مانا ان کی تقلید نہ کی اور نیز یہ بھی ہے کہ اگر باپ دادا کی تقلید کرنی ہے تو ابراہیم کی اور ان کی اولاد کی کیوں نہیں کرتے۔[43]

---

[40] تفسیر حقانی، 280/2
[41] بیان القرآن: 67/2
[42] القرآن: 19:41
[43] تفسیر حقانی، 81/3

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

علامہ اشرف علی تھانوی نے یہاں صرف واضح الفاظ میں ترجمہ کیا ہے تفسیری گفتگو نہیں فرمائی۔ سورہ مائدہ آیت ۱۰۳ میں اللہ نے فرمایا ہے

ما جَعَلَ اللّٰه من بحيرة ولا سابنة ولا وصيلة ولا خام ولكن الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وأكثرهم لا يَعْقِلُونَ[44]

اللہ تعالی نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ تعالی پر جھوٹ لگاتے ہیں اور اکثر کافر عقل نہیں رکھتے۔

مشرکین عرب کے لوگوں میں سے امراء سلاطین نے خود حلال کو حرام اور حرام کو اپنے اوپر حلال کرر کھا تھا چھوٹے لوگ بے تحقیق بے سند بڑوں کی بات کو مانتے تھے اور گمان یہ کرتے تھے کہ یہ اللہ کی طرف سے حلال و حرام ہیں۔ اس آیت میں علامہ حقانی نے اس مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے کہ عرب میں۔ ملت ابراہیم کو متغیر کرنے والا آپ صلی الیم سے تخمیناً تین سو برس بیشتر ایک شخص عمرو بن لحی خزاعی مکہ مکرمہ کا بادشاہ ہو گیا تھا۔ اس بیوقوف نے سینکڑوں چیزیں از خود حرام اور بہت سی حلال کر دیں مکہ مکرمہ میں بت بھی اس نے قائم کئے تھے چونکہ ایسی بدرسمی بدنصیب امراء اور سلاطین ایجاد کیا کرتے تھے اور عام لوگ بے تحقیق ان کو پسند کرنے لگتے ہیں۔ آگے مولانا صاحب دور حاضر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں شادی غمی کی رسوم باجا گاجا ساچق یہ سب امراء و سلاطین کی ایجاد ہیں۔[45]

علامہ اشرف علی تھانوی نے اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث نقل کی ہے جس میں لغات کی تفسیر ہے۔ فرماتے ہیں کہ

بحیرہ: وہ جانور جس کا دودھ بتوں کے نام کر دیتے تھے کوئی اپنے کام میں نہ لاتا۔

سائبہ: وہ جانور جس کو بتوں کے نام چھوڑ دیتے تھے اس سے کوئی کام نہ لیتے جیسے اس ملک میں بعض لوگ سانڈ چھوڑ دیتے ہیں۔

وصیلہ: وہ ناقہ جو پہلی بار مادہ بچہ جنے پھر دوسری بار بھی مادہ بچہ دے درمیان میں نر بچہ نہ پیدا ہو اس کو بھی بتوں کے نام چھوڑ دیتے تھے۔

حامی: نر اونٹ جو ایک خاص شمار سے جفتی کر چکا ہو اس کو بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور یہ سب باطل اور کفر اور شرک ہے۔ فرماتے ہیں یہ سب ان کے اپنے حرام کردہ ہیں اللہ نے سب کو حلال کیا ہے۔"[46]

سورہ توبہ آیت ۳۶ میں اللہ فرماتا ہے

---

[44] القرآن:103:5
[45] تفسیر حقانی،217/2
[46] بیان القرآن:68/2

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِمُ فَلا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّهُ كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللَّهمَعَ الْمُتَّقِينَ -[47]

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

اس آیت کے بارے میں علامہ حقانی صاحب فرماتے ہیں کہ یہاں مشرکین عرب سے خطاب ہے پھر یہ وضاحت بھی کی ہے کہ پہلے مشرکین عرب ان چار مہینوں میں (یعنی ذیعقدہ، ذی الحج محرم، رجب) کی نہایت تعظیم کرتے تھے لیکن ساتھ ساتھ بعد میں ایک عجیب بدعت بھی ایجاد کر لی وہ یہ کہ جب ان کو کسی سے لڑنے بھڑنے کی ضرورت ہوتی تو ان میں ایک مہینے کو ہٹا کر آگے پیچھے کر لیتے تھے۔ آگے اس بدعت کے ایجاد کرنے کے بارے میں قول بھی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ ایجاد بعض کہتے ہیں کہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص نعیم بن ثعلبہ کا تھا اس کے جانشینوں میں سے حضرت صلی العلیم کے عہد تک جنادہ بن عوف زندہ تھا۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ اس کا موجد عمرو بن لحہ بھی تھا جس کی نسبت نبی محترم نے فرمایا کہ میں نے اس کو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچتے دیکھا۔ مولانا آگے لکھتے ہیں کہ اس کے رد میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کتاب الٰہی لوح محفوظ جس دن سے آسمان وزمین پیدا کئے ہیں بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار یہ حرام ہیں۔ یعنی واجب الاحترام۔ آگے آخر میں دور حاضر کے مطابق رائے کو ذکر کرتے ہیں کہ اکثر علماء کے نزدیک اسلام میں ان چار مہینوں کی کوئی خصوصیت باقی نہیں ہر مہینہ میں گناہ اور ظلم ممنوع ہے جبکہ بعض کہتے ہیں کہ ان کی زیادہ رعایت ہے اگر کافر ان میں چڑھائی نہ کریں تو ابتداء مسلمانوں کو بھی ان مہینوں اور مسجد الحرام کے پاس جنگ نہ کرنی چاہیے۔ مولانا اشرف علی تھانوی مزید اس بارے میں صرف یہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حسابوں کی اس آیت میں نفی نہیں ہے اس آیت میں مقصود درس حساب کا ابطال ہے جس سے احکام شرعیہ میں اختلال یا غلطی ہونے لگے البتہ چونکہ احکام شرعیہ کا مدار حساب قمری پر ہے اس لیے اس کی حفاظت فرض علی الکفایہ ہے پس اگر ساری امت دوسری اصطلاح کو اپنا معمول بنا لے جس سے قمری حساب ضائع ہو جاے سب گنہ گار ہوں گے اور اگر وہ محفوظ رہے تو دوسرے حساب کا استعمال بھی مباح ہے لیکن خلاف سنت سلف ضرور ہے [48]

---

[47] القرآن:36:9

[48] بیان القرآن:111/4

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

نتائج بحث:

توحید کا اثبات: قرآن مجید میں توحید کے اثبات کے لیے عقلی اور نقلی دلائل پیش کیے گئے ہیں۔ علامہ حقانی اور مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی تفاسیر میں ان دلائل کو واضح کیا ہے۔ مثال کے طور پر، سورہ نحل کی آیات 20-21 میں بتوں کی عبادت کارد کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ بت نہ تو کچھ پیدا کر سکتے ہیں، نہ ہی ان میں زندگی ہے، اور نہ ہی وہ علم رکھتے ہیں۔ اس طرح، قرآن نے توحید کو عقلی اور نقلی دونوں طرح سے ثابت کیا ہے۔

شرک کی تردید : مشرکین عرب کے عقائد باطلہ، جیسے بت پرستی، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دینا، اور تحریف دین، قرآن میں واضح طور پر رد کیے گئے ہیں۔ تفسیر حقانی اور بیان القرآن میں ان عقائد کی تردید کے لیے قرآنی آیات کی تشریح کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر، سورہ صافات کی آیات 149-159 میں فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دینے کے عقیدے کو باطل قرار دیا گیا ہے۔

تاریخی تناظر: عرب میں بت پرستی کا آغاز عمرو بن لحہ کے ذریعے ہوا، جس نے مختلف بت تراشے اور ان کی پرستش کو رواج دیا۔ قرآن نے اس تاریخی پس منظر کو ذکر کرتے ہوئے بت پرستی کے باطل ہونے کو واضح کیا ہے۔ تفسیر حقانی میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ بت درحقیقت قوم نوح کے صالح افراد کے نام تھے، جنہیں بعد میں شیطان کے وسوسے سے پوجا جانے لگا۔

تحریف دین کارد: مشرکین نے دین میں تحریف کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے بت تراشے اور ان کی پرستش کو دین کا حصہ بنالیا۔ قرآن نے اس تحریف کو رد کرتے ہوئے واضح کیا کہ دین میں کوئی تبدیلی اللہ کے حکم کے بغیر جائز نہیں ہے۔ سور دمائندہ کی آیت 103 میں بجیرہ، سائبہ، وصیلہ، اور حام جیسے باطل عقائد کو رد کیا گیا ہے۔